سوال

(198) عرفات میں خضر علیہ السلام کا تشریف لانا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر سال خشکی اور تری والے (اشخاص) مکہ میں آکر جمع ہوتے ہیں۔ تری اور خشکی والوں سے مراد الیاس علیہ السلام اور خضر علیہ السلام ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں۔'' (غنیۃ الطالبین ص ۴۰۶)

کیا یہ روایت صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی سند درج ذیل ہے:

''اخبرنا ناھبۃ اللہ ابن المبارک، قال: انبانا الحسن بن احمد بن عبداللہ المقری، قال: اخبرنا الحسین بن عمران المؤذن، قال: حدثنا ابوالقاسم الفامی، قال: حدثنا ابو علی الحسن بن علی، قال: حدثنا احمد بن عمار: انبانا محمد بن مھدی، قال: حدثنی ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنھما'' الخ (الغنیۃ الطالبی طریق الحق، عربی ج ۲ ص ۳۹، غنیۃ الطالبین عربی اردو ج ۲ ص ۴۴۶، ۴۴۷)

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کا پہلا راوی ھبۃ اللہ بن المبارک السقطی ہے، اس کے بارے میں محدث محمد بن ناصر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ثقہ ہے؟ انھوں نے جواب دیا:

''لا واللہ، حدث بواسط عن شیوخ لم یرھم فظھر کذبہ عندھم''

نہیں! اللہ کی قسم (وہ ثقہ نہیں) اس نے واسط میں ایسے شیوخ سے حدیثیں بیان کیں جنھیں اس نے نہیں دیکھا تھا تو اس کا جھوٹ وہاں کے لوگوں پر ظاہر ہوگیا۔ (المنتظم لابن الجوزی ۱۷/ ۱۴۴) اس کے بارے میں محدث السمعانی نے فرمایا: ''ولم یکن موثوقا بہ فیما ینقلہ'' اور وہ اپنی (بیان کردہ) نقل میں ثقہ نہیں تھا۔ (الانساب ج ۳ ص ۲۶۴)

اسے شجاع الذہلی نے سخت ضعیف اور ابن النجار نے اسے ''متھافت۔۔۔ ضعیف'' یعنی ٹوٹا گرا ہوا۔۔۔ (اور) ضعیف قرار دیا۔ (المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۹/ ۲۵۰)

محمد بن ناصر اسے اس کے نسب ''سقطی'' کی طرح ساقط سمجھتے تھے اور فرماتے : ''السقطی لاشی، ہو مثل نسبہ من سقط المتاع ''سقطی کچھ چیز نہیں ہے۔ وہ اپنے نسب کی طرح گمشدہ سامان ہے۔ (المستفاد ص ۲۵۰)

السقطی کے استاد الحسن ابن احمد بن عبداللہ المقری، ابوالقاسم الفامی، ابو علی الحسن بن علی اور احمد بن عمار (یاتی بعدہ) کا تعین مطلوب ہے۔ حسین بن عمران المؤذن اور محمد بن مہدی کے حالات نہیں ملے لہٰذا یہ سند مجہول راویوں کا مجموعہ ہے۔

حافظ ابن حجر کے خیال میں اس روایت کی سند میں محمد بن مہدی اور ابن جریج کے درمیان مہدی بن ہلال کا واسطہ ہے۔ (دیکھئے الاصابہ ۱ ۴۳۸ ترجمۃ الخضر، اللآلی المصنوعہ ۱ ۱۶۷)

مہدی بن ہلال کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان نے کہا : ''یکذب فی الحدیث'' وہ حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔ (الجرح والتعدیل ۸ ۳۳۶ وسندہ صحیح)

یحییٰ بن معین نے کہا : ''مہدی بن ہلال کذاب'' مہدی بن ہلال کذاب (جھوٹا) ہے۔ (تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری : ۳۴۹۱)

اس روایت کے ایک راوی احمد بن عمار کے بارے میں ابن حجر نے کہا :

''قال ابن الجوزی : احمد بن عمار متروک عندالدارقطنی'' احمد بن عمار، دارقطنی کے نزدیک متروک ہے۔ (الاصابہ ۱ ۴۳۸)

خلاصہ یہ کہ یہ سند موضوع ہے۔ اس کی دوسری موضوع و منکر سند کے لیے دیکھئے کتاب الموضوعات لابن الجوزی (۱ ۱۹۵، ۱۹۶) والکامل لابن عدی (۲ ۷۴۰، دوسرا نسخہ ۳ ۱۷۵) واللآلی المصنوعہ (۱ ۱۶۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص464

محدث فتویٰ